السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غلام فاطمہ کی عمر جب کہ وہ پانچ سال کی تھی بغیر رضامندی حقیقی چچا کے نکاح کر دیا گیا لڑکی کا باپ لڑکی کی پیدائش سے پہلے فوت ہوچکا تھا اور حقیقی چچا ولی تھا حقیقی چچا شادی میں شامل نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ ناراض تھا۔ اور حقیقی چچانے نکاح کی اجازت نہیں دی۔ گاؤں کا نمبردار شادی میں شامل تھا۔ گاؤں کے نمبر دارنے نکاح کی اجازت دے کر نکاح کرادیا۔ گاؤں کا نمبر دار بے دین ہے۔ نہ روزہ نہ نماز پر عمل بلکہ دین سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اب لڑکی کی عمر 20 سال کی ہے۔ اب لڑکی سسرال جانا نہیں چاہتی۔ لڑکی خاوند کو پسند نہیں کرتی۔ اب لڑکی عرصہ سات سال سے اپنی ماں کے پاس ہے۔ کیا لڑکی نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ ؟ اگر کرے تو کس طرح کرے۔ لڑکے نے دوسری جگہ شادی کرالی لڑکی ماں کے پاس ہے۔ سسرال والے کوئی خرچ وغیرہ نہیں دیتے۔ اگر ان سے طلاق مانگی گئی تو طلاق نہیں دیتے۔ کیا ایسی صورت میں لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں ؟ جواب قرآن وحدیث سے دیا جاوے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں ولی چچا حقیقی ہے۔ اس کی رضامندی کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ جب وہ ناراض ہے تو نمبر دار کی اجازت سے نکاح نہیں ہوا۔ شرعا یہ نکاح کالعدم ہے۔ فیصلہ قطعی کے لئے بذریعہ عدالت سب جج اجازت حاصل کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص315

محدث فتویٰ